Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۱۱ ربیع الاوّل ۱۴۱۲ھ ۲۱ تبوک ۱۳۷۰ہش ۲۱ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۱۱

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو۔ اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا، جبتک کہ کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ اوّل دروازہ جو کھلتا ہے، وہ گندگی دور ہونے سے کھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں۔ لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے، تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دُور ہونی شروع ہوتی ہے، کیونکہ پاکیزہ رُوح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں رُوح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جبتک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں! "خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی"، پر عمل ہونا چاہیئے اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا، جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ۴۵۹)

"مَیں نے جس شخص کا ذکر کیا ہے کہ اس نے مجھ سے کہا کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر غوث قطب بنا دیتے تھے۔ مَیں نے اس کو یہی کہا کہ یہ درست نہیں ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا قانون نہیں ہے۔ تم مجاہدہ کرو۔ تب اللہ تعالےٰ اپنی راہیں تم پر کھول لے گا۔ اس نے کچھ توجہ نہ کی اور چلا گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ پھر میرے پاس آیا، تو اسیں کو اس پہلی حالت سے بھی اَبتر پایا۔ غرض انسان کی بدقسمتی یہی ہے کہ وہ جلدی کا قانون تجویز کر لیتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ جلدی کچھ نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالےٰ کے قانون میں تو تدریج اور ترتیب ہے، تو گھبرا اٹھتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دہریہ ہو جاتا ہے۔ دہریت کا پہلا زینہ یہی ہے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ یا تو بڑے بڑے دعوے اور خواہشیں پیش کرتے ہیں کہ یہ ہو جائیں اور وہ بن جائیں اور یا پھر آخر ارذل زندگی کو قبول کر لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ۴۶۰)

خدا کی خاطر حُسنِ خُلق تلاش کریں

"جو لوگ دین کو اپناتے ہیں۔ خدا کی خاطر حُسنِ خُلق کی تلاش میں رہتے ہیں نیکیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ نیکیوں کے متعلق قرآن کریم نے "الباقیات الصالحات" فرمایا کہ نیکی کی تعریف میں ہمیشہ رہنا شامل ہے۔ وہ کم ہونے کی بجائے بڑھتی ہے اور حُسنِ خُلق اگر وہ سچا ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت میں اس کی بنیاد ہو تو ایسا حُسنِ خُلق جامد نہیں ہوا کرتا بلکہ ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ولادت

○ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۹۱ء کو محترم پیر محی الدین طاہر احمد صاحب کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ مکرم پیر صاحب موصوف حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کے نواسے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نومولودہ کا نام بارعہ طاہر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم پیر معین الدین احمد صاحب کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے بچی کی درازئ عمر اور خوش بختی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم احمد محمود صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "بارِ احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم رانا ناصر احمد خاں صاحب۔ بہادر شیر۔ سابق افسر حفاظتِ خاص کا پوتا اور مکرم رانا عبدالجبار خاں صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازئ عمر کیلئے دعا کریں۔

پودے برائے فروخت

"گلشن احمد نرسری فیکٹری ایریا ربوہ میں ہر قسم کے پھل دار، پھول دار اور سایہ دار پودے برائے فروخت موجود ہیں نیز اسی طرح سدا بہار پودے بھی مل سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب جلد رابطہ کریں۔ اوقات کار صبح ۶ بجے سے شام ۷ بجے تک ہوں گے۔"

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

وفاداری، اخلاص اور صدق خدا تعالیٰ کو پسند ہیں

اقتباس از خطبہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

"وہ بات جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ جس سے وہ راضی ہوتا اور اپنے فضلوں سے انسان کو بہرہ مند کرتا ہے۔ وہ نہ بہت سی باتوں سے مل سکتی نہ بہت کتابوں کے پڑھنے سے بلکہ وہ بات تعلق رکھتی ہے دل سے، وہ اس کی ایک کیفیت ہے جس کو عام الفاظ میں وفاداری اخلاص اور صدق کہہ سکتے ہیں اور یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے ماموروں کی اطاعت سے اور سچی پیروی سے..... خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ کر دیا ہے اس فیصلہ کے بعد اور کیا چاہتے ہو...... ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کی نسل سے ہونے کا آج سب سلطنتیں فخر کرتی ہیں۔ اس نے اسی راہ کو اختیار کیا۔ اس نے صدقِ دل سے (میں نے تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری کی) کہا اور ایسی ایک امر

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۔۔۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۱ء

ایک بھولی ہوئی بات

اکثر کوئی بات بھول جانے پر لوگ کہتے ہیں "پتہ نہیں حافظہ کو کیا ہو گیا ہے۔ اب بعض باتیں یاد ہی نہیں رہتیں"۔ یقیناً حافظہ کو کچھ ہو گیا ہو گا کہ بات بھول گئی ہے۔ لیکن ایک بات ایسی ہے کہ اچھے اچھے حافظہ والے کو بھی یاد نہیں رہتی۔ جسے دُنیا بھر کی کوئی بات نہیں بھولتی۔ نہ قریب کے زمانہ کی نہ بعید کے زمانہ کی۔ اسے بھی ایک بات ایسی ہے جو بھولی رہتی ہے اور وہ بات ہے "موت"۔ موت کو بھلائے رکھنا حافظہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ حافظہ اچھا نہ ہو جب بھی یہ بات بھولی رہتی ہے۔ اور حافظہ اچھا ہو جب بھی یہ بات بھولی رہتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سب سے زیادہ سامنے آنے والی بات تو موت ہی ہے۔ روز ہم جنازے اُٹھتے دیکھتے ہیں جنازوں کے ہمراہ قبرستان بھی جاتے ہیں لیکن جہاں تک اپنی موت کا تعلق ہے وہ یاد ہی نہیں رہتی۔ ہم کوئی ایک کام بھی اس طرح نہیں کرتے کہ گویا ہم بھی مرنے والے ہیں۔ ہمیں اس دُنیا میں کتنے دن رہنا ہے اور ہمیں کتنے قلیل سامان کی ضرورت ہے۔ لمبے لمبے پروگرام۔ اور اس یقین کے ساتھ کہ اکثر اوقات یہ کہنا بھی بھول جاتے ہیں کہ "اگر اللہ نے چاہا تو" جیسے ہمارے اپنے ہی ہاتھ میں ہے کہ ہم یہ کام بھی کریں گے اور وہ بھی کریں گے۔

ہم بیمار لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں۔ کچھ دنوں کے لئے بیمار ہوئے اور چل دیئے۔ ہم ایسے لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں کہ بیمار ہوتے ہیں اور بیماری لمبی ہو جاتی ہے لیکن آخر دم توڑ دیتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں کہ سیڑھیاں چڑھے۔ سانس پھولی، دم لینے کے لئے بیٹھ گئے۔ اور وہیں دم دے دیا۔ بعض اوقات تو چلتے چلتے لوگ گر پڑتے ہیں۔ اور پھر اُٹھتے ہی نہیں۔ لوگ پکڑ کر بھی اٹھانا چاہیں تو اُٹھ نہیں سکتے۔ پس ان کا جنازہ ہی اُٹھنا ہے۔

یہ سب حالات ـ اور یہ سب کیفیات۔ دیکھنے کے بعد بھی ہمیں موت بھولی رہتی ہے۔ گویا سب نے چلے جانا ہے اور ہم نے نہیں رہ جانا ہے۔ کاش ہم اپنی موت کو یاد رکھیں۔ اور ہر کام موت کو یاد رکھتے ہوئے کریں

عرش سے اُترا یہ پاکیزہ کلام
حاملِ قرآں کا رُتبہ ہے عظیم
ہو عمل اس کے ہر اک ارشاد پر
سب کو دے توفیق اے ربِّ کریم

ـــــ ابوالاقبال

ترے دیار کے با مہر و باوفا ہیں لوگ
میں اجنبی ہوں مگر جیسے آشنا ہیں لوگ

یہ عاشقانِ خدا ہیں وہ منکرانِ خدا
جُدا جُدا ہے قبیلہ جُدا جُدا ہیں لوگ

بشر کے نورِ سعادت سے ناامید نہ ہو
تو مسکرا تو سہی کتنے خوش ادا ہیں لوگ

یہ انجمن یہ محبت کی ضو نگاہوں میں
مجھے یقیں نہیں آتا کہ بے وفا ہیں لوگ

یہی ہے دانشِ حاضر یہی ہے فکرِ رسا
یہی ہے اوجِ تمدن کہ بے خدا ہیں لوگ

جھکی ہوئی ہیں جبینیں سرِ نیاز ہیں خم
یہ بارگاہ ہے کس کی برہنہ پا ہیں لوگ

فقط یہ بات کہ وہ تم کو چاہتا ہے بہت
تمام شہر میں اعجاز سے خفا ہیں لوگ

سعید احمد اعجاز

نفرتوں میں پیار کی کرتے ثنا خوانی رہے
جس طرح بوڑھے سمندر میں جواں پانی رہے

آج کر دیجئے گا ستم کی سرحدیں اتنی بلند
کل کو ہجرت کے لئے تم کو بھی آسانی رہے

سایۂ اجرت نہ چاہا کہ وہ کم ظرفوں کا تھا
تھی پسینے کی ردا اپنی سو وہ تانی رہے

اسلحہ سازوں کی کوشش ہے کہ امن و آشتی
امن دشمن قوتوں کی زیرِ نگرانی رہے

پالا پوسا ہے تمہیں قربانیوں کی دھوپ میں
آنے والو! تم میں بھی احساسِ قربانی رہے

عبدالکریم قدسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوبل انعام یافتہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا مکتوب گرامی

جماعت احمدیہ کے قابلِ فخر فرزند نوبل انعام یافتہ عالمی شہرت کے حامل سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ایڈیٹر الفضل کے نام ٹریسٹے اٹلی سے ایک مکتوب گرامی ارسال کیا ہے۔ اس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے روزنامہ الفضل کے معیار کی ستائش کرتے ہوئے محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "میں ایک لمبے عرصے سے الفضل کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس کے بہترین معیار پر میں اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔ یہ اخبار نہایت خوبصورتی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور آپ اس پر بجا طور پر فخر و اعزاز کے مستحق ہیں۔"

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خط کے ساتھ اپنی ایک کتاب جسے "ریڈ بک" کا نام دیا گیا ہے ارسال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کتاب کے بعض حصے وقتاً فوقتاً الفضل کی زینت بنتے رہیں گے۔

ادارہ الفضل محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے الفضل کے بارہ میں ریمارکس پر ان کا ممنون ہے۔ بلاشبہ یہ الفاظ ہمارے لئے بے حد حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔ (ادارہ)

(محترم ڈاکٹر صاحب کے انگریزی مکتوب کا عکس ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے)

الوكالة الدولية للطاقة الذرية
منظمة الامم المتحدة للتربية والعلم والثقافة

UNESCO

المركز الدولى للفيزياء النظرية

34100 TRIESTE (ITALY) - P.O.B. 586 - MIRAMARE - STRADA COSTIERA 11 - TELEPHONE: 2240-1
CABLE: CENTRATOM - TELEX 460392-1

مدير المركز، محمد عبد السلام

5 August 1991

My dear Saifi Sahib,

I have been seeing Al Fazal for a long time now and I must compliment you for its excellent coverage. It is a beautifully edited paper, and I am sure you take pride in it. I am enclosing a copy of my Red Book. What I would like to happen is to see part of this Red Book translated and appear as a piece in every issue of Al Fazal, whenever there is some small space which would be capable of holding these translations. I am also requesting the same from Mr. Saqib of the Lahore newspaper, and I hope he can do the same too.

With my best regards.

Yours sincerely,

Muhammad Abdus Salam

Mr. Saifi
Al Fazal Newspaper
Rabwah
Dist. Jhang
Pakistan

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق

محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی

میرا دوست ۔ میرا بھائی

یکم اگست کی بات ہے ۔ میرے پیارے بھائی اور میرے محسن چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی مجھے شام کو مشن ہاؤس میں ملے ۔ حسب معمول اپنے دینی کاموں میں مگن تھے ۔ ایک ہی وقت میں کئی کام کر رہے تھے ۔ مجھ سے بھی گفتگو ہو رہی تھی ۔ فون کا ریسیور کان سے لگایا ہوا تھا ۔ اور ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کے بلوں پر دستخط بھی کرتے جا رہے تھے ۔ یہ ان کا روزانہ کا معمول تھا ۔ کوئی نئی بات نہ تھی ۔ کہا کرتے تھے ۔ میری صحت کا راز اسی میں ہے کہ خدمت دین کیلئے کمربستہ رہوں ۔ دنیا بہت دیکھ لی ہے بہت کمالی ہے ۔ لیکن جو لطف اور جو مزہ خدمت دین میں ہے وہ دنیا کے کاموں میں کہاں ۔ بعض اوقات کہا کرتے تھے زندگی کا اصل مقصد تو اب کلیتہً اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کرنے کے بعد آیا ہے ۔ اس سے پہلے کی زندگی تو ضائع ہی کی ہے ۔ کام سے فارغ ہوئے گھر چلنے لگے ۔ میں بھی گھر کے لئے روانہ ہونے لگا ۔ کہنے لگے ۔ بہت تھک گیا ہوں ۔ جی چاہتا ہے لمبی تان کر سو جاؤں ۔ اور ایسا سوؤں کہ اگلے دن تک کوئی نہ جگائے انہیں کیا معلوم تھا کہ وہ واقعی ایسے سو جائیں گے کہ کوئی انہیں اٹھا نہ سکے گا ۔ کہنے لگے ۔ کل جمعہ ہے ۔ جمعہ کی نماز کے بعد ساتھ کے ایک پارک میں جا کر جا بیٹھیں گے ۔ اور کچھ دیر ذہنی سکون حاصل کریں گے ۔ میں نے کہا ٹھیک ہے ۔ یہ پروگرام بنا کر ہم دونوں اپنے اپنے مسکن کی طرف چل پڑے ۔ اگلے روز یعنی جمعۃ المبارک کے دن صبح ۸ بجے یہ روح فرسا خبر ملی کہ میرا پیارا بھائی ۔ میرا غمگسار اور مجھ سے محض للہ محبت کرنے والا بھائی کوچ کر گیا ۔ اور واقعی جیسے اس نے کہا تھا لمبی تان کر سو گیا ۔

ایسی موت کسے نصیب ہوتی ہے ؟ بہت تھوڑے ہیں جنہیں ایسی برکتوں والی موت نصیب ہوتی ہے ۔ جلسہ سالانہ کے تمام فرائض سے باحسن سبکدوشی ۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ان کی نماز جنازہ پڑھانا ۔ سینکڑوں افراد کی نماز جنازہ میں شمولیت ۔ حضرت امام کا ان کے بچھڑنے کے غم میں آنسو بہانا اور انہیں رخصت کرنا ۔ یہ ہوتا ہے انجام بخیر ہونا ۔

غالباً ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ کی بات ہے میں اپنے دفتر میں بیٹھا کام میں مگن تھا کہ ایک دوست دفتر میں تشریف لائے ۔ ہنستا مسکراتا چہرہ ۔ لمبا خوبصورت قد ۔ چہرے پر تقویٰ کا نور اور خوبصورت اونچی آواز کے ساتھ انہوں نے سلام کہا ۔ میں نے انہیں بٹھایا ۔ انہوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ان کا نام ہدایت اللہ ہے ۔ پاکستان ہائی کمشن میں سیکنڈ سیکرٹری کے عہدہ پر تعینات ہو کر آئے ہیں ۔ ایک رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند ہیں ۔ اور ان کے تعارف کے لئے اتنا کافی ہے کہ احمدی ہیں ۔ اور احمدی باپ کے بیٹے ہیں ۔ مجھے پر زور دعوت دی کہ کبھی پاکستان ہائی کمشن کی طرف آنا ہو تو ضرور ان سے دفتر میں ملتا رہوں اور اگر کوئی جماعتی خدمت ان کے سپرد کرنا چاہوں تو شوق سے کروں ۔ یہ بھی کہا کہ میرا تو اوڑھنا بچھونا خدمت دین ہی ہے اور مجھے مزہ صرف اور صرف اسی کام میں ہی آتا ہے ۔ کچھ عرصہ بعد مجھے پاکستان ہائی کمشن سے گذرتے ہوئے خیال آیا کہ کیوں نہ محترم بنگوی صاحب سے ملا جائے ۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ ممکن ہے انہیں میرا دفتر میں انہیں یوں ملنا پسند نہ ہو ۔ خیر میں ہائی کمشن کے ویٹنگ روم میں بیٹھ گیا ۔ اور چوکیدار کے ذریعہ محترم بنگوی صاحب کو اپنی آمد کی اطلاع دی ۔ چند ہی منٹ میں بنگوی صاحب سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے ویٹنگ روم میں داخل ہوئے ۔ مجھ سے گلے ملے ۔ اور پھر باآواز بلند چوکیدار اور ویٹنگ روم میں بیٹھے انتظار کرنے والے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا ۔ یہ ہمارے امام صاحب ہیں ۔ انہیں ہرگز یہاں نہ روکا جائے جب بھی مجھے ملنے آئیں ۔ سیدھے انہیں میرے دفتر میں پہنچایا جائے ۔ یہ میری سعادت ہے کہ یہ مجھے ملنے آتے ہیں وغیرہ میں حیران و ششدر کہ ان کے دل میں سلسلہ کے مربیوں کے لئے کس قدر احترام ہے ۔ ان کا یہ رویہ آخر تک نہ صرف خاکسار سے بلکہ تمام مربیانِ سلسلہ سے رہا ۔

چوہدری ہدایت اللہ ہر کسی کے کام آنے والے تھے ۔ معمولی سے معمولی شخص بھی جو انہیں ملنے آتا ۔ یہ اسے اٹھ کر ملتے اگر اسے کوئی کام آپ سے ہوتا تو خود چل کر کام کرتے اور جب تک اس کا کام نہ کر دیتے ۔ بے چین رہتے تھے ۔ کبھی کسی کو "نہ" نہیں کی ۔ کبھی کسی غرض مند سے ترشروئی سے پیش نہ آئے بلکہ ہمیشہ خندہ پیشانی اور ہنس مکھ چہرہ کے ساتھ سب سے ملتے ۔ میں وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کے ملنے والوں اور ان سے کسی غرض سے ملاقاتی ہونے والے لوگوں میں ایک بھی ایسا نہ ہوگا جو ان کے خلوص ۔ پیار اور محبت سے متاثر نہ ہوا ہو ۔ اور کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو یہ کہہ سکے کہ وہ میرا فلاں کام کر سکتے تھے ۔ لیکن انہوں نے وہ کام نہ کیا ۔ حقوق العباد کی اس سے اعلیٰ مثال اور کیا ہو سکتی ہے ۔

۱۹۷۶ء میں پاکستان ہائی کمشن لندن سے ریٹائرمنٹ حاصل کی اور بیت الفضل لندن کے قرب ہی میں مکان خرید کر مستقل رہائش اختیار کر لی ۔ ریٹائرمنٹ کے کچھ ہی عرصہ بعد تشریف لائے اور فرمایا ۔ امام صاحب ! مجھے کچھ کام دیں ۔ اب میں بقیہ زندگی خدمت دین میں صرف کرنا چاہتا ہوں ۔ میں نے ان کے ایک اعلیٰ منصب سے ریٹائر ہونے کا خیال کر کے کہا ۔ محترم بنگوی صاحب ! آپ نے حکومت پاکستان کی ڈپلومیٹک سروس میں اعلیٰ عہدوں پر کام کیا ہے ۔ آپ کے لئے یہاں مشن میں کیا کام ہو سکتا ہے ۔ فرمانے لگے مجھے ساتھ کے دفتر میں بیٹھنے کے لئے ایک میز دے دیں ۔ کام میں خود نکال لوں گا ۔ اگلے دن تشریف لائے ۔ کرسی میز ان کے لئے موجود تھے ۔ کہنے لگے ۔ آپ کی فائلنگ کا کوئی سسٹم نہیں ہے ۔ میں انہیں ترتیب دیتا ہوں ۔ اور اس کام پر لگ گئے ۔ مشن کی فائلوں کو حکومتی طرز پر ترتیب دیا ۔ نمبر اور ریفرنس لگائے اور ایک اعلیٰ دفتر سیٹ کر دیا ۔ ساتھ ہی مشن کی انگریزی خط و کتابت کو ٹائپ کرنا بھی شروع کر دیا ۔ رفتہ رفتہ مشن کے دفتر کا اکثر کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔ محترم بنگوی صاحب کی طبیعت میں جو خاص وصف تھا ۔ وہ ان کی ہشاش بشاش طبیعت تھی ۔ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے ۔ کسی کا کام اگر کسی وجہ سے بر وقت نہ بھی کر سکیں ۔ اس کو اس قسم کی تسلی دیتے کہ وہ بالکل مطمئن ہو کر چلا جاتا ۔ کچھ ہی عرصہ بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کی مجلس عاملہ میں جنرل سیکرٹری مقرر ہو گئے ۔ ان کے آنے سے مجلس عاملہ کی میٹنگز میں ایک نئی جان پیدا ہوتی ۔ یہ وہ دور تھا جب انگلستان مشن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مستقل صحبت بھی نصیب کر رکھی تھی ۔ مکرم بنگوی صاحب کا حضرت چوہدری صاحب سے دہلی کے زمانہ سے خاص تعلق تھا ۔ مکرم بنگوی صاحب کے علاوہ ان دنوں مکرم حضرت سید اقبال شاہ ، مکرم و محترم محمد اکرم خان صاحب غوری ۔ مکرم و محترم چوہدری عبد الرحمن صاحب ۔ مکرم و محترم عبد العزیز دین صاحب مکرم و محترم مولوی عبد الرحمن صاحب وغیرہ اپنے اپنے کاموں سے ریٹائر ہو کر مشن کی خدمت میں مگن تھے ۔ مکرم بنگوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے شعر و شاعری اور اردو ادب سے بھی خاص لگاؤ والے دل و دماغ عطا فرمائے تھے ۔ ہزاروں اشعار یاد تھے ۔ مناسب اور برمحل موقع پر ایسا شعر پڑھ دیتے تھے کہ سب عش عش کر اٹھتے ۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا ۔ جو بھی کتاب ہاتھ لگتی ۔ پڑھ لیتے خصوصاً جماعتی لٹریچر کے پڑھنے کا بے حد شوق تھا ۔ حضرت اقدس کی تمام کتب پڑھ چکے تھے ۔ محترم بنگوی صاحب کا خاص وصف ان کا آئمہ احمدیت سے عشق اور مضبوط تعلق تھا ۔ انہیں حضرت امام جماعت ثالث و رابع کی زیر ہدایات کام کا موقع ملا ۔ اور ان سب سے خوشنودی کے خطوط ملتے رہے جو ایک فائل میں ان کے پاس محفوظ تھے مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ میں کوئی فیصلہ جماعتی کاموں کے سلسلہ میں از خود نہیں کرتا ۔ ہر معاملہ میں حضور کی رہنمائی حاصل کرتا ہوں ۔ حضور کا کوئی ارشاد آ جاتا ۔ تو سب کام چھوڑ کر اس کی تعمیل میں ہمہ تن لگ جاتے تھے ۔ اور جب تک تعمیل ارشاد نہ ہو جاتا چین سے نہ بیٹھتے اپنے سے بالا افسران کی اطاعت کا بھی خاص وصف ان میں موجود تھا ۔ کبھی کسی کی حکم عدولی نہیں کی اس بات کا اظہار مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعتہائے برطانیہ نے ان کی وفات کے بعد بڑے مؤثر انداز میں فرمایا ۔ اور اس بات کا بطور خاص ذکر کیا کہ مکرم بنگوی صاحب نے اطاعت امیر میں نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے ۔ دوستی میں وفاداری اور خلوص اس قدر تھا کہ اس کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ۔ ایک دفعہ میں نے ایک ایسے مہمان کو ان کے ہاں ٹھہرایا جسے میں بھی نہیں جانتا تھا ۔ کسی نے اسے پاکستان سے میرے نام ایک خط دے کر بھجوایا تھا ۔ میرے پاس اس کی عارضی رہائش کے لئے جگہ نہ تھی ۔ میں نے باتوں باتوں میں مکرم بنگوی صاحب سے اس کا ذکر کیا ۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس وقت دو تصویریں سامنے ہیں ایک تصویر میں آنریبل محمد مصطفیٰ سنوسی جو ایک لمبے عرصے تک سیرالیون کے نائب وزیراعظم رہے اور اس سے پہلے کئی دیگر وزارتوں کا بھی چارج سنبھالے رکھا اور دوسرے مسٹر ایچ۔ او۔ سینیالو جو نائیجیریا میں ایک لمبے عرصے سے احمدیہ جماعت کے سیکرٹری جنرل اور چیف ترجمان رہے جہاں تک مصطفیٰ سنوسی صاحب کا تعلق ہے ان سے نائیجیریا میں بھی ملاقاتیں ہوئیں اور سیرالیون میں بھی۔ جب بھی آپ ان سے ملیں یہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب سے ان کی ملاقاتیں بھی رہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وجہ سے ان کا احترام بھی مصطفیٰ صاحب کے دل میں بہت تھا۔ یہ جو تصویر اس وقت سامنے ہے یہ ربوہ میں فضل عمر گیسٹ ہاؤس میں خاکسار نے لی تھی۔ جلسہ سالانہ پر یہ دونوں اصحاب تشریف لائے تھے اور ایک دعوت کے بعد گیسٹ ہاؤس میں اس تصویر کا موقع بنا۔

مصطفیٰ صاحب جب سیرالیون سے پاکستان تشریف لائے تو لاہور میں ان کے ساتھ مسٹر عبدالسلام میڈسن بھی تھے میں ربوہ سے ان دونوں کو لینے گیا۔ تو مصطفیٰ صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ لاہور کی بادشاہی مسجد دیکھنا چاہیں گے چنانچہ میں انہیں بادشاہی مسجد لے گیا اس وقت تھوڑی سی پھوار کی وجہ سے مسجد کا فرش کسی قدر گیلا تھا۔ آپ نے کہا کہ میں ننگے پاؤں فرش پر اس لئے نہیں چل سکتا کہ مجھے ایسا کرنے سے فوری طور پر نزلہ کی شکایت ہو جاتی ہے وہاں جو لوگ مسجد کے دروازے پر بیٹھے تھے کہنے لگے اب تو موزے کسی کو نہیں دئے جاتے اس لئے آپ نے بھی اگر مسجد دیکھنی ہے تو بغیر موزوں کے اندر تشریف لے جائیے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ لوگ کہنے لگے کہ وہ دیکھئے اس طرف کونے میں ہمارے خطیب صاحب کا دفتر ہے آپ ان سے مل لیجئے اگر وہ اجازت دے دیں تو ہم آپ کو موزے دے دیں گے۔ چنانچہ ہم تینوں اس دفتر کی طرف چل پڑے۔ ابھی دفتر سے باہر ہی کھڑے تھے کہ دور سے آواز آئی انہیں آرام کے ساتھ بٹھاؤ یہ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ مولانا عبدالقادر آزاد تھے جو اپنے دفتر تشریف لا رہے تھے۔ وہ آ گئے تو بڑی خوشگوار گفتگو کا آغاز ہو گیا کچھ باتیں سیرالیون کے متعلق ہوئیں۔ کچھ باتیں پاکستان کے متعلق ہوئیں اور آزاد صاحب نے کہا کہ آپ ربوہ کا جلسہ دیکھنے آئے ہیں کبھی ہمارا جلسہ بھی دیکھئے۔ رائے ونڈ میں ہوتا ہے اور تبلیغی جماعت کرتی ہے مصطفیٰ صاحب کہنے لگے کہ سیرالیون سے آیا ہوں کوئی آسان کام نہیں ہے۔ انہی دنوں میں تو آپ کا جلسہ نہیں ہوتا۔ اگر کسی اور وقت میں ہوتا ہے تو میرا آنا کوئی اتنا آسان بھی نہیں۔ اس کے بعد آزاد صاحب کے ساتھ مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ کہنے لگے کہ میں نے مرزا صاحب کا بہت سا لٹریچر پڑھا ہے۔ کچھ کتابیں ایسی ہیں جو ابھی نہیں پڑھیں اگر میں آپ کو بتاؤں تو کیا آپ مجھے مہیا کر دیں گے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر وہ مانگیں تو کتابیں انہیں ملنی چاہئیں۔ بہرحال اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں۔ وہیں پر زاہد الراشدی صاحب سے بھی ملاقات ہو گئی۔ چند ہی دن پہلے ان کا لندن کے متعلق خط شائع ہوا تھا۔ جس کے جواب میں (یا جس کے متعلق) میں نے مکرم راشدی صاحب کو بعض وضاحتیں کیں۔

جہاں تک مسٹر حمزہ سینیالو کا تعلق ہے یہ صاحب میرے نائیجیریا جانے سے قبل بھی مربی انچارج کی ترجمانی بھی کیا کرتے تھے اور جماعت کے سیکرٹری جنرل کے فرائض بھی ادا کرتے تھے۔ میرے وقت میں بھی انہوں نے لیگوس میں ترجمانی کی بلکہ سارے نائیجیریا میں۔ جہاں کہیں بھی میں گیا یہ میرے ساتھ گئے بلکہ ایک دفعہ تو غانا بھی میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ میں ان کے متعلق اکثر جماعت کے دوستوں سے کہا کرتا تھا کہ یہ ان افراد میں سے ہیں جو ہر مربی کے ساتھ مل کر کام کرنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور ہر نئے مربی کی خود بھی اس طرح تربیت کرتے ہیں کہ وہ ملک کو بھی سمجھ جائیں اور ملک کے لوگوں کو بھی اور یہ واقعی بہت بڑی بات ہے۔ اگرچہ یہ باقاعدہ مربی تو نہ تھے۔ لیکن ترجمانی کی وجہ سے انہیں خاصا علم حاصل ہو گیا تھا۔ چنانچہ جب گیمبیا میں مشن کھولنے میں مشکل پیش آئی تو سب سے پہلے مسٹر حمزہ سینیالو کو وہاں بھیجا گیا جنہوں نے تین مہینے وہاں پر مربی کی خدمات سرانجام دیں اور لوگوں کو احمدیہ مشن کھولنے پر آمادہ کیا۔ ان کے بعد ایک دوست جو غانا میں ہمارے مربی تھے مسٹر جبریل سعید وہ چھ ماہ کے لئے تشریف لے گئے اور جب وہاں زمین تیار ہو گئی تو مرکز نے محترم مولانا محمد شریف صاحب کو گیمبیا کا مربی انچارج مقرر فرما دیا۔

مسٹر حمزہ سینیالو جلسے پر ربوہ تشریف لائے تو اپنے ساتھیوں کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بتاتے رہے (میری طرف اشارہ کر کے) کہ یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ میں دورہ کیا کرتا تھا اور جو اپنی ہنڈیا خود اس طرح پکاتا تھا کہ چاول اور دال اکٹھے چولہے پر چڑھا دئے اور جب ذرا نرم ہو گئے تو کھانا تیار ہو گیا۔ وہ یہ بات نہایت کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اس لئے کہتے تھے کیونکہ ان کے خیال میں ایک ہم جیسے شخص کو کھانے کے لئے خاصا اہتمام کرنا چاہیئے۔

جب نائیجیریا کی جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ قرآن کریم کا یوروبا زبان میں ترجمہ کیا جائے تو دو تین دیگر افراد کے ساتھ مل کر مسٹر حمزہ سینیالو نے بھی ترجمہ کے کام میں مدد کی۔ پہلا سیپارہ تو اس وقت چھپ گیا تھا۔ اس پہلے پارہ کے لئے حضرت امام الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ایک مختصر سا تعارف بھی تحریر فرمایا۔ سارا قرآن مجید بعد میں کسی اور مربی انچارج کے وقت میں شائع ہوا اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے ترجمہ کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ دراصل بات یہ تھی کہ مسٹر حمزہ سینیالو باوجود اس کے کہ بہت زیادہ لکھے پڑھے نہیں تھے ان کی مقامی زبان یوروبا اتنی شستہ اور شگفتہ تھی کہ بعض دوروں پر لکھے پڑھے لوگوں نے ترجمانی کے بعد مجھ سے کہا کہ مسٹر حمزہ سینیالو کا ایک ایک لفظ پچیس پچیس پاؤنڈ قیمت رکھتا ہے۔ الفاظ اس طرح تولے تو نہیں جا سکتے اور ان کی قیمت بھی نہیں لگائی جا سکتی۔ لیکن یہ ایک نہایت پیارا طریق ہے کسی کی زبان کی داد دینے کا اور لوگ ان کی یوروبا زبان سن کر اتنے محظوظ ہوتے تھے کہ وہ یہ اظہار کئے بغیر نہ رہ سکتے کہ مسٹر حمزہ سینیالو کی زبان کا ہر لفظ پچیس پچیس پاؤنڈ میں خریدا جا سکتا ہے۔

دوسری تصویر اس موقعہ کی ہے جب فری ٹاؤن میں احمدیہ سکول کی گراؤنڈ میں بیت الاحمدیہ کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ سنگ بنیاد آنریبل مصطفیٰ صاحب نے رکھا تھا۔ اس موقعہ پر جو آپ نے تقریر کی اس میں کھل کر کہا کہ مجھ پر لوگ الزام لگاتے ہیں کہ میں احمدیہ جماعت کی تعریف کرتا ہوں میں مانتا ہوں کہ یہ الزام اسی حد تک درست ہے کہ میں ان کے ہر اس کام کی تعریف کرتا ہوں جس سے سیرالیون کے باشندوں کو فائدہ پہنچتا ہے لیکن میں سرعام یہ کہنے کے لئے تیار ہوں اور بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ سیرالیون کا کوئی فرقہ کوئی مذہب کوئی قبیلہ سیرالیون کے لئے رفاہ عامہ کے کام کرے۔ ان کے لئے سکول کھولے ان کے لئے کلینک کھولے۔ کسی اور طرح ان کی معاشی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کام کرے تو میں اس کی ویسی ہی تعریف کروں گا جیسی کہ احمدیہ جماعت کی۔ اگر احمدیہ جماعت کے عمائدین میرے دوست ہیں تو کیا باقی سیرالیون کے عمائدین کا میں دوست نہیں۔ میں تو کام کی تعریف کرتا ہوں اور جہاں مجھے کام ہوتا نظر آتا ہے وہاں میں کسی طرح بھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ سیرالیون میں جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے احمدیوں نے جو کوششیں کی ہیں ان کا جواب نہیں ملتا۔ سارے ملک میں انہوں نے پرائمری اور سیکنڈری سکول کھولے ہیں۔ جہاں تک صحت عامہ کا سوال ہے اس سلسلے میں بھی انہوں نے بہت کام کیا ہے۔ اس وقت ان کے پانچ چھ طبی مراکز دن رات سیرالیون کی مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ ہمہ وقت اپنی خدمات سیرالیونیوں کے لئے وقف رکھتے ہیں۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ صرف اونچے اور اعلیٰ درجے کے طبقوں کے لئے نہیں بلکہ غریب سے غریب آدمی بھی ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ہم سب دیکھتے ہیں کہ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں کہ انہیں روپیہ ملتا ہے یا نہیں۔ وہ صرف اس بات کو دیکھتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان سے مشورہ کریں ان سے دوائیں لیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں فائدہ پہنچے۔ یہ ہے ان کا مطمح نظر اور آپ ہی بتائیے کہ اگر ایسے لوگوں کی میں تعریف نہ کروں تو کیا کروں۔ میں تو جیسا میں نے پہلے کہا ہے ہم ہر اس تنظیم کی تعریف کرتے ہیں جو سیرالیونین کو کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ پہنچاتی ہے آپ یہ بتائیں کہ کیا یہ دراصل میری اپنے ملک سیرالیون سے محبت کا نتیجہ نہیں ہے، ہے اور یقیناً ہے۔

اس تصویر میں مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول 'بو' اور مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی مربی نظر آتے ہیں۔ ان کے ساتھ سکول کے چیئرمین چیف نوما جو بھی تصویر میں موجود ہیں۔ ہیں تو کچھ اور لوگ بھی بلکہ کئی اور لوگ لیکن ان میں سے زیادہ نمایاں وہی ہیں جن کے نام لئے گئے ہیں اور یوں بھی باقی سب کے نام تو میں بتا نہیں سکتا۔ یقیناً ان میں کچھ عمائدین شہر ہوں گے اور کچھ فری ٹاؤن احمدیہ سکول کے اساتذہ ایک طرف اس وقت کے پرنسپل بھی اس تصویر میں موجود ہیں۔

چونکہ یہ بیت الاحمدیہ۔ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں تعمیر کی جارہی تھی۔ اس لئے فری ٹاؤن کی احمدیہ جماعت کے بہت سے احباب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔

مسٹر حمزہ سینیالو کی ایک خصوصیت جس سے ہم سب محظوظ ہوتے تھے یہ تھی کہ اگرچہ مسکراتے ہنستے تو اور لوگ بھی ہیں لیکن جس طرح کھلکھلا کر مسٹر سینیالو ہنستے تھے ان کا جواب نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے کھلکھلا کر ہنسنے میں ان کے دل کی گہرائیوں کی محبت جھلکتی تھی اور آنکھوں سے چھلکتی بھی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں ۱۹۶۸ء میں واپس پاکستان آرہا تھا تو لیگوس کی ایئرپورٹ جس کا نام ایکیجا ایرپورٹ تھا۔ جہاں بہت سے دوست الوداع کہنے آئے ہوئے تھے۔ یہ میرے قریب آئے اور انہوں نے اپنی دونوں آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے خوب کھولا اور اپنے چہرے کو میرے چہرے کے قریب لاکر کہنے لگے میں اپنی آنکھوں سے کہہ رہا ہوں کہ اس شخص کو اچھی طرح دیکھ لو پھر شائد دیکھنے کا موقعہ نہ ملے آخر انہوں نے میرے ساتھ بیس سال گذارے تھے اور اتنے قرب میں گذارے تھے کہ جماعت کا اور کوئی شخص میرے اتنا قریب نہیں تھا۔ لیگوس میں بھی دوروں کے دوران۔ اور بیس سال کا عرصہ خاصا لمبا عرصہ ہے جس میں محبت پختہ سے پختہ تر ہوتی چلی جاتی ہے بلکہ یوں کہئے کہ دو انسان ایک جان دو قالب بن جاتے ہیں۔ مسٹر حمزہ سینیالو میرے لئے ایسے ہی تھے ۱۹۷۶ء میں جب میں سیرالیون سے پہلی دفعہ پاکستان آتے ہوئے نائیجیریا میں چند روز کے لئے ٹھہرا تھا تو ایک دن مسٹر حمزہ سینیالو کی بیٹی مسلمہ سینیالو جسے میں اور میری بیوی اپنی ہی بیٹی سمجھتے تھے اور جس کی شادی ہم نے ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۴ء میں اپنے ہاتھوں کی تھی مجھ سے ملنے آئی اس نے ایک چھوٹا سا بچہ اٹھایا ہوا تھا اور اپنے باپ ہی کی طرح کھلکھلا کر ہنستے ہوئے مجھ سے کہنے لگی یہ میرا بارھواں بچہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بچوں کو اور اس کے بھائی بہنوں کو دنیوی ترقیات سے نوازے۔

اس بچی کی شادی کا ذکر ہوا ہے تو یہاں ایک بات کہنے کو جی چاہتا ہے اور وہ یہ کہ ان ممالک میں تو شادیاں ہم سے مختلف طریق پر ہوتی ہیں۔ والدین کا ان میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ وہ خود ہی سکولوں میں کالجوں میں پڑھتے پڑھاتے سڑکوں پر پھرتے پھراتے اپنا ساتھی ڈھونڈ لیتے ہیں۔ لیکن مجھے خیال آیا کہ یہ تو ہمارا دینی طریق نہیں ہے اس لئے میں نے ایک سرکلر جاری کیا کہ جماعت کے دوست اپنے ایسے بیٹوں اور بیٹیوں کی فہرست مہیا کریں جو قابل شادی ہوں تاکہ ہم خود ان کی بہبود کے پیش نظر ان کی شادیوں کے لئے صحیح مقرر کریں چنانچہ کئی شادیاں اسی طرح کروائی گئیں۔ یہ شادی بھی اسی طرح ہوئی۔ جس شخص سے جماعت نے کہا کہ یہ لڑکی شادی کرے اسے کہا گیا کہ مشن ہاؤس میں آکر اس سے گفتگو کرلے اور دونوں فیصلہ کرلیں کہ آپس میں شادی کرنا چاہتے ہیں یا نہیں چنانچہ مشن ہاؤس میں میری موجودگی کے وقت ایک الگ کمرے میں انہوں نے چند لمحے گفتگو کی اور شادی پر راضی ہوگئے۔ اسی طرح کئی اور شادیاں بھی جماعت نے کروائیں۔ جن کا خدا کے فضل سے ان نوجوانوں پر اور جماعت بھی بہت اچھا اثر ہوا۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

حسب معمول بڑی بشاشت سے فرمانے لگے۔ میرے گھر ٹھہرا دو۔ شام کو میرے گھر تشریف لائے اور مہمان کو اپنے گھر لے گئے۔ مہمان نوازی ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی۔ اپنے گھر میں ایک کمرہ مستقلاً مہمانوں کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ چند دن بعد مکرم بنگوی صاحب نے مجھے یہ افسوسناک بات بتائی کہ مہمان چور نکلا اور ان کے ہاں سے ایک خطیر رقم چرا کر غائب ہوگیا ہے۔ مجھے طبعاً اس کا بہت صدمہ ہوا اور اس بات پر سخت پشیمان ہوا کہ میری وجہ سے ان کا نقصان ہوا ہے۔ اگلے دن میں نے انہیں خط لکھا جس میں یہ لکھا کہ ان کے نقصان کی مکمل ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں۔ میں نے ہی بیوقوفی کرکے ایک نامعلوم مہمان کو ان کے ہاں ٹھہرایا تھا۔ اس لئے اس کی وجہ سے جو بھی نقصان ہوا ہے اس کی تلافی میری ذمہ داری ہے۔ ساتھ ۲۵۰ روپے کا ایک چیک بطور قسط اول منسلک کردیا۔ اور یہ خط ان کی میز پر رکھ کر آگیا۔ اگلے دن مکرم بنگوی صاحب میرے پاس آئے۔ ان کے چہرہ پر بے حد اداسی تھی۔ میرے دفتر میں بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ سے سخت ناراض ہوں۔ اور یہ کہہ کر میرا خط بمع چیک مجھے دے دیا اور کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان جو رشتہ محبت واخوت قائم ہے اس کے آگے اس نقصان کی کوئی حیثیت ہی نہیں اور مکرم بنگوی صاحب کی عظمت کو دیکھیں اپنی وفات تک جو اس واقعہ کے ڈیڑھ سال بعد ہوئی۔ کبھی ایک دفعہ اشارۃً کنایۃً بھی اس واقعہ کا ذکر میرے سامنے نہ کیا۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے

ایک خاص وصف جو ان کے کردار کا جزو تھا وہ ان کی عیب پوشی کی عادت تھی۔ جماعت کے ایک اہم عہدہ دار ہونے کی حیثیت سے بے شمار لوگوں کے اندرونی حالات سے وہ خوب واقف تھے لیکن مجال ہے کبھی بھولے سے بھی کسی کی کمزوری یا عیب کا اظہار کیا ہو۔

مربیان سلسلہ کا احترام واکرام بطور خاص کرتے تھے۔ مجھ سے بارہا اس کا اظہار کیا کہ انہوں نے بچپن سے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ جہاں بھی رہیں گے وہاں کے مربی یا مربیوں سے ہمیشہ حسن سلوک کریں گے۔ ان کی اطاعت واحترام کریں گے۔ اس بات کے گواہ وہ بے شمار مربیان ہیں جنہیں ان سے واسطہ پڑا۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ایک بھی ایسا مربی نہیں ملے گا جو اس بات کی گواہی نہ دے کہ مکرم بنگوی صاحب نے ان سے احترام و محبت کا سلوک نہ کیا ہو۔ جب بھی کوئی مربی انہیں ملنے آتا اٹھ کر ملتے اور ہمہ تن توجہ ہوکر ان کی بات سنتے اور اگر کوئی کام ان کے سپرد کرتے تو جب تک وہ کام نہ کرلیتے چین سے نہ بیٹھتے۔

مکرم بنگوی صاحب پر تو ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن فی الحال اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

یادِ رفتگان ـــــــ مرزا محمد حسین۔ کراچی

عزیزہ روبینہ مرزا

روبینہ اپنے عمر رسیدہ والد۔ دیگر لواحقین اور عزیزوں کو عین عنفوانِ شباب میں ۱۰ جولائی ۱۹۹۰ء کو داغِ مفارقت دے گئیں۔

اس عاجز کے لئے یہ جانکاہ سانحہ شدید دکھ کا موجب بنا۔ مگر اس حقیقت کے پیش نظر کہ ہم سب نے ایک نہ ایک دن بہر حال اپنے خالق ومالک کے حضور حاضر ہونا ہے دل کو کسی قدر تسلی دی گئی۔ طبعاً خداترس۔ عبادت گذار۔ ہر دل عزیز۔ خوش اخلاق اور غریب پرور ہونے کی وجہ سے اس بچی کو عاجز کے سارے خاندان میں ایک منفرد حیثیت حاصل تھی۔

انگلش ماڈل ہائی سکول۔ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں میٹرک پاس کرنے کے بعد سینٹ جوزف کالج فار وومن سے آرٹس میں گریجوایشن مکمل کی۔ ایک معروف مقامی تعلیمی ادارے میں ٹیچر کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ مختصر تجربہ ہونے کے باوجود ان کی خصوصی صلاحیتوں کی وجہ سے پرنسپل نے انہیں جلد ہی ایڈمنسٹریٹر کے عہدہ کی اضافی ذمہ داری سونپ دی جو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے نبھائی۔

عزیزہ نے ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ جو اس وقت اپنے والد اور دادی کے زیر کفالت سینٹ ڈینس ہائی سکول کوہ مری میں تعلیم پا رہی ہے

میری یہ سلیقہ شعار اور ہمہ صفت موصوف بچی ۱۰ جولائی ۱۹۹۰ء کو اسلام آباد اور لاہور کے درمیان اپنی کار میں سفر کرتے ہوئے حادثہ کی وجہ سے جاں بحق ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنی آغوش رحمت میں جنت کی ساری نعمتوں سے متمتع فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ مکرم سعید احمد صاحب کارکن الفضل کی والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔

○ مکرم رانا محمد حنیف صاحب کراچی میں بعارضہ ہائی بلڈ پریشر و فالج شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ کی بیٹی عزیزہ ثمینہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر فضل محمود صاحب اپنے دو کمسن بچوں کے ہمراہ ماہ ستمبر ۱۹۹۱ء میں بیرون ملک اپنے میاں کے پاس جا رہی ہیں۔

○ مکرم نصیر الدین صاحب انجم مربی سلسلہ اوچ شریف حال ربوہ بوجہ بخار کئی دنوں سے بیمار ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

اعلان نکاح:۔ محترمہ حمیدہ خانم غوری صاحبہ دارالرحمت وسطی لکھتی ہیں کہ میری نواسی عزیزہ نعیمہ الماس صاحبہ بنت مکرم رانا الیاس احمد صاحب کا نکاح عزیز منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اکبر علی فانی صاحب کے ہمراہ ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں پڑھا۔ عزیزہ نعیمہ حضرت اقدس کے قدیم رفیق حضرت صوفی نبی بخش صاحب آف راولپنڈی کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و بابرکت کا موجب بنائے۔

بقیہ: صدا سے آگے

کی اولاد کو وصیت کی۔ نتیجہ کیا ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اسے ایسا معزز و مکرم بنایا کہ اس کی اولاد کی گنتی تک نہیں ہو سکتی وہ بادشاہ جو اس کے مقابلہ میں اٹھا۔ آج کوئی اس کا نام تک بھی نہیں جانتا۔

یقیناً سمجھو اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ وہ اس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ دے دیتا ہے۔ جس قدر کوئی خدا کے لئے دیتا ہے۔ دیکھو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ایک معمولی کوٹھا چھوڑا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اس کی کس قدر قدر کی۔ اس کے بدلہ میں اسے ایک سلطنت کا مالک بنا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک اونٹ چرانے والے کو کس وسیع ممالک کا خلیفہ بنا دیا۔ جناب علی رضی نے خدمت کی اس کی اولاد تک کو مخدوم بنا دیا۔ غرض میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور صدق و اخلاص سے چھوٹی سے خدمت بھی ہزاروں گنا بدلہ پاتی ہے۔ وہ تھوڑی سی بات کا بہت بڑا اجر دے دیتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ سچا رشتہ عبودیت قائم کرنا ہے۔ اس کے عظمت و جلال سے ڈر جاتا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے۔ جیسا کہ تم نے اپنے مرشد و مولیٰ (حضرت اقدس بانی سلسلہ) کے ہاتھ پر اقرار کیا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت میں ایسا لگ جاتا ہے کہ

ہر کسے چوں مہربانی مے کنی
از زمینی آسمانی مے کنی

کا اسے سچا مصداق بنا دیتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تم سچ مچ وہ نمونہ دکھاؤ جو ابراہیم علیہ السلام نے دکھایا۔ کہنے والوں کی آج کمی نہیں۔ تم سے تمہارا امام عمل چاہتا ہے۔

(خطبہ عید الاضحےٰ فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۳۷ میں نسیم اختر زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۶ دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۹ تولہ مالیتی ۳۰،۰۰۰/- روپے۔ (۲) سلائی مشین مالیتی ۸۰۰/- روپے۔ (۳) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۲۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نسیم اختر صاحبہ ۱۹/۶ دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ غلام قادر رحیمہ خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۱۳۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اسماعیل اسلم ۲۱/۸ دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۳۸ میں نصرت جہاں زوجہ ملک محمد اکرم صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھکہ ضلع سرگودھا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۵-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند محترم۔ ترکہ والد صاحب مکان واقع جھکہ ضلع سرگودھا مالیتی ۵۰،۰۰۰/- روپے۔ (۲) زرعی زمین ۱۲ کنال واقع چھمب علی پور سیداں ضلع سرگودھا مالیتی ۸۷۵۰/- روپے۔ (۳) زرعی زمین ۱۲ کنال درجہ سوم واقع جھکہ ضلع سرگودھا مالیتی ۳۰،۰۰۰/-۔ (۴) زمین ۷ کنال واقع چاہ اسلام والا جھکہ ضلع سرگودھا مالیتی ۸۷۵۰/-۔ والد کے ترکہ میں والدہ صاحبہ دو بھائی اور میرے علاوہ ایک بہن شامل ہے۔ ماہوار ۱۰۰/- روپے اپنے خرچ سے حصہ آمد دونگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصرت جہاں اہلیہ ملک محمد اکرم کوارٹر نمبر ۲۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک ظفر احمد برادر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک اقبال احمد برادر موصیہ

مسل نمبر ۲۸۱۳۹ میں ثمینہ ظفر بنت ملک ظفر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھکہ ضلع سرگودھا حال کوارٹر نمبر ۲۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۸-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ثمینہ ظفر کوارٹر نمبر ۲۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اکرم ماموں موصیہ وصیت نمبر ۱۷۸۰۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک داؤد احمد ولد ملک محمد حسین ماموں موصیہ۔

گمشدہ پرس

دارالنصر سے گول بازار جاتے ہوئے ریلوے لائن کے قریب کہیں ایک زنانہ پرس گر گیا ہے جس میں سونے کی دو چین، ایک عدد لاکٹ ۵۵۵ روپے نقد اور ٹیلیفون کی درخواست وغیرہ ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ مجید احمد صاحب طارق کشمیری مکان نمبر ۱۵/۴ دارالنصر غربی ربوہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادار مریضوں کے لئے عطایا

صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔ مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج نادار مریضوں کی امداد کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ ــــــ (ایڈمنسٹریٹر)

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن، ریفریجریشن اینڈ ائیرکنڈیشننگ کورسز (مدت ۶ ماہ) میں داخلہ جاری ہے۔
کلاسیں یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء سے شروع ہونگی
تعلیم مڈل / میٹرک۔ تفصیلات کے لئے پراسپیکٹس مفت حاصل کریں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

حکومت پنجاب محکمہ فنی تعلیم سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲

کار برائے فروخت

گاڑی ٹویوٹا کرولا۔ ماڈل ۱۹۷۷ ایک ہاتھ کی کراچی شہر میں چلی ہوئی اچھی حالت میں مناسب قیمت پر برائے فروخت ہے۔

رابطہ کیلئے
چوہدری پرویز احمد ایڈووکیٹ
۱۸/۴۶ دارالرحمت وسطی ربوہ فون ۳۶۸

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

۰ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
۰ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWTH COURSE	۳۰/-
۰ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
۰ چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
۰ بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
۰ مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
۰ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
۰ آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
۰ بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

۰۔ لاہور :۔ کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ ۰۔ فیصل آباد :۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار ۰۔ راولپنڈی :۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ۰۔ پشاور :۔ ڈاکٹر عبدالرحمن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ۰۔ کوئٹہ :۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ۰۔ ملتان :۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار ۰۔ کراچی :۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۰۔ حیدر آباد :۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ۰۔ سیالکوٹ :۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۰۔ گوجرانوالہ :۔ کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ــــــ ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ حکومت پنجاب کی طرف سے غیر جماعتی بلدیاتی انتخابات کروانے کے فیصلے کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ درخواست دہندہ نے حکم امتناعی کی بھی درخواست کی ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ کچھ علاقے مرکز کے سپرد کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں کشمور سے حیدر آباد تک دو سو کلو میٹر دریائے سندھ کے جنگلات اور بعض دوسرے علاقے وفاق کی نگرانی میں دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ڈاکوؤں کے قلع قمع تک سرکاری ادارے یہیں مقیم رہیں گے۔

○ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ ۳۰ ، اگست کے بعد درج ہونے والے ووٹر بلدیاتی انتخابات میں ووٹ نہیں ڈال سکیں گے۔

○ حکومت پاکستان نے مسئلہ کشمیر جنرل اسمبلی میں اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر صدیق کانجو کریں گے اس وقت مقبوضہ کشمیر میں چار لاکھ سے زائد بھارتی فوج موجود ہے جو ظلم وستم کی انتہا کر رہی ہے۔

○ کراچی میں پولیس چوکی اور ٹیلی ویژن سٹیشن کی عمارت پر بموں سے حملہ کیا گیا۔ اندھا دھند فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ بموں سے یہ حملے کار اور موٹر سائیکلوں پر سوار مسلح دہشت گردوں نے کئے۔ فائرنگ اور بموں سے علاقے میں زبردست خوف وہراس پھیل گیا۔ ٹریفک پولیس کی چوکی کو زبردست نقصان پہنچا۔ پولیس اور رینجرز نے شہر میں جگہ جگہ ناکہ بندی کر کے دہشت گردوں کی تلاش شروع کر دی ہے۔

○ لاہور کے سیکرٹریٹ میں ملازمین کی ہڑتال تیسرے دن میں داخل ہو گئی ہڑتالیوں نے صوبائی وزیر مواصلات سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم وزیر اعلیٰ سے کم کسی شخصیت سے بات نہیں کریں گے۔

کمرشل جائیداد خریدنے کا سنہری موقعہ

ربوہ شہر کے عین وسط گولبازار میں واقع قطعہ نمبر ۱۵/۱۴/۱ بر قبہ پانچ مرلہ جس میں پانچ عدد دکانیں (پانچ نیچے پانچ اوپر) تعمیر شدہ ہیں۔ چھٹی دکان کی تعمیر کیلئے جگہ خالی ہے۔ یہ دکانیں الگ الگ یا اکٹھی فوری فروخت کیلئے موجود ہیں۔ خاکسار یا مکرم محمد سلیم احمد صاحب محتسب امور عامہ سے رابطہ قائم کریں۔ المشتہر : مبارک احمد طاہر مختار عام یکے از مالکان۔
(دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے ایک دفعہ پھر عراق کو جنگ کی دھمکی دیتے ہوئے اپنی فضائیہ کو دوبارہ سعودی عرب پہنچنے کا حکم دے دیا ہے۔ امریکی صدر بش نے کہا کہ یہ فضائی افواج عراق کا فضائی دورہ کرنے والی اقوام متحدہ کی ٹیم کی حفاظت کا کام کریں گے۔ واضح رہے کہ عراق نے اس ٹیم کو دورہ کرنے کی اجازت صرف مشروط طور پر دی ہے۔

○ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر جان میجر نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان اور بھارت کے درمیان اس مسئلے کے حل کے لئے ثالثی کا کردار ادا کرنے کی پیشکش کی ہے۔

○ بالٹک جمہوریتوں کے رہنماؤں نے صدر بش سے ملاقات کی جنہوں نے ان کو یقین دلایا کہ امریکہ ان جمہوریاؤں سے سوویت افواج کی جلد واپسی میں مدد دے گا۔

○ افغان حکومت کے وزیر خارجہ نے مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان میں اسلحہ کی سپلائی روکنے کے لئے باقاعدہ نظام قائم کیا جائے۔

○ یوگوسلاویہ کی ریاستوں کروشیا اور سربیا کے درمیان تازہ امن سمجھوتے کے باوجود جنگ ایک بار پھر زور پکڑ گئی ہے۔

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۲ ستمبر کو یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہٰذا اس تاریخ کو پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔
(مینیجر)